

316052-قرض کی وجہ سے قید افراد کو زکاۃ دینے کا حکم

سوال

ایک نئی سہولت متعارف کروائی گئی ہے کہ جس میں قرضے تلے دہے افراد کو لوگوں سے عطیات جمع کرنے کی سہولت دی جاتی ہے، تو کیا اس سہولت کے تحت اپنی دولت کی زکاۃ ان کی مدد کے لئے جمع کروائی جاسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

تنگ دست مقروض افراد چاہے قیدی ہوں یا کوئی اور انہیں زکاۃ دینا جائز ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُعْتَلِّينَ وَالنَّاطِلِينَ عَلَيْهِمُ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ وَفِي الزَّكَاةِ وَالنَّارِيعِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ}۔

ترجمہ: صدقات تو دراصل فقیروں، مسکینوں اور ان کارندوں کے لئے ہیں جو ان (کی وصولی) پر مقرر ہیں۔ نیز تالیف قلب غلام آزاد کرانے، قرضداروں کے قرض اٹھانے، اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر خرچ کرنے کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے [التوبہ: 60]

آیت میں مذکور: "وَالنَّارِيعِينَ" سے مراد ایسے مقروض لوگ ہیں جن کے پاس اپنا قرضہ چکانے کے لئے کچھ نہیں ہے، تو ایسے مقروض شخص کو اتنی مقدار میں زکاۃ دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنا قرضہ چکا دے، چاہے اس نے قرضے کی یہ رقم کسی حرام کام کے لئے لی تھی، لیکن ایسی صورت میں شرط یہ ہے کہ اس نے اس حرام کام سے توبہ کر لی ہو۔

چنانچہ "شرح منتهی الإرادات" (457/1) میں ہے کہ:

"یا [زکاۃ کا مستحق وہ شخص بن سکتا ہے] جس نے اپنے لیے کسی جائز کام کے لئے قرض لیا یا اپنے لیے ہی کسی حرام کام کے لئے قرض لیا اور حرام کام سے توبہ کر لی، اور پھر اس کا قرض چکانے سے ہاتھ تنگ ہو گیا، اس کی دلیل سورت توبہ میں "وَالنَّارِيعِينَ" کا لفظ ہے۔" ختم شد

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ میں ہے کہ:

"کیا زکاۃ کا کچھ مال رفاہی اداروں میں جمع کروانا جائز ہے؟ مثلاً: البر رفاہی ادارہ، یا قیدیوں کی بازیابی کیلئے کام کرنے والے رفاہی ادارے وغیرہ؟

جواب: عطیات کے لیے مختص چندہ بکس کے بارے میں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی انتظامیہ وصول ہونے والی زکاۃ کو زکاۃ کے تمام یا چند شرعی مصارف میں ہی خرچ کرتی ہے، مثلاً: فقرا اور مساکین وغیرہ میں، نیز انتظامیہ کے افراد دیندار، امانتدار، نیک اور قابل اعتماد بھی ہیں کہ انہیں اپنی زکاۃ کی رقم دے کر قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے، وہ اس رقم کو صحیح جگہ بھی لگاتے ہیں، تو پھر انہیں زکاۃ کی رقم زکاۃ کے شرعی مصارف میں خرچ کرنے کیلئے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ حق خاص کی وجہ سے قید ہوجانے والے افراد کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر فرمایا ہے کہ:

{إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالنَّاطِلِينَ عَلَيْهِمُ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ وَفِي الزَّكَاةِ وَالنَّارِيعِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ}۔

ترجمہ: صدقات تودراصل فقیروں مسکینوں اور ان کارندوں کے لئے ہیں جو ان (کی وصولی) پر مقرر ہیں۔ نیز تالیف قلب غلام آزاد کرانے قرضداروں کے قرض اتارنے، اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر خرچ کرنے کے لئے ہیں۔ [التوبہ: 60]

تو اس آیت میں زکاۃ کے مستحقین کے ضمن میں "وَالْفَارِیْن" یعنی مقروض لوگوں کا خصوصی طور پر ذکر فرمایا۔

اور "وَالْفَارِیْن" دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ قسم ہے جو دو جھکڑنے والے افراد کے درمیان صلح کروائے، مالی معاملات کی وجہ سے دو گروپوں کے درمیان بھڑکنے والے فتنے کو بجھائے اور صلح کروانے والا شخص آگے بڑھ کر اپنی ذاتی جیب سے ان میں مالی تفسیہ کر دے اور نیت یہ رکھے کہ میں یہ رقم زکاۃ کی مدد سے کہیں سے وصول کر لوں گا، تو ایسے لوگوں کو زکاۃ کی مد میں "وَالْفَارِیْن" کے تحت رقم دی جائے گی چاہے وہ شخص ذاتی حیثیت میں مالدار ہی کیوں نہ۔

دوسری قسم: ایسا مقروض شخص جو اپنی جائز ضروریات پوری کرنے کے لئے قرض لے، مثلاً: ایک شخص اپنے اور اپنے زیر کفالت بچوں کے ضروری اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض لے، یا پھر کسی پر ظلم و زیادتی کے بغیر ہی مالی جرمانہ اس پر عائد ہو جائے [مثلاً: ٹریفک حادثے کی صورت میں مالی جرمانہ لاگو ہو جائے] تو ایسے شخص کو اتنی مقدار میں زکاۃ دی جا سکتی ہے جس سے اس کے ذمہ موجود رقم یا جرمانہ ادا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، درود و سلام ہوں ہمارے نبی محمد، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر۔

دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات و فتاویٰ

عبداللہ بن منیع، رکن

عبداللہ بن غدیان، رکن

عبدالرزاق عقیفی، نائب صد

ابراہیم بن محمد آل الشیخ، صدر "ختم شد

واللہ اعلم